رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۲

الحکم

اَللّٰہُ
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

چھپا و ست ہمت میں نور قضا ہی
شاں ہو کہ ہمت کا حامی خدا ہی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

سلسلہ احمدیہ کا پرچہ

جلد (۲۱) | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۹ء | نمبر (۲۷)

الحکم کا سالانہ نمبر

احمدی جماعت کے سو بزرگوں سے التماس

سالانہ نمبر کم از کم دس ہزار شائع ہو

امسال الحکم کا وہ نمبر جو مئی کے مہینے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار کے طور پر شائع کیا جاتا ہے شائع نہیں ہو سکا۔ میں نے اعلان کیا تھا کہ سالانہ جلسہ پر اسکے قایم مقام ایک نمبر شائع کیا جاوے۔

اسوقت اس نمبر کے متعلق کوئی تفصیل کرنا قبل از وقت ہے البتہ اگر یہ نمبر اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے شائع ہو گا تو انشاء اللہ یہ ایک

قابل قدر تحفہ ہوگا۔

جو احباب اپنے دوستوں کو دے سکیں گے اور تبلیغ کے لیے بھی ایک مفید ذریعہ ہوگا۔

اس نمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور سلسلہ کی عظمت و اظہار کے متعلق شعبوں پر قابل اور سلسلہ کے عظیم الشان بزرگوں کے مضامین ہوں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی معہ آپکے خلیفہ اول و خلیفہ ثانی کے دینے کا ارادہ ہے لیکن اس نمبر کی جہاں تک اسباب کا تعلق ہے دو باتوں پر موقوف ہے۔

اوّل۔ اس کی تعداد دس ہزار ہو

دوم۔ اہل قلم بزرگ اسکے لیے مضامین لکھیں۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر و پبلشر کے چھپا)

سفرنامہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

مجھے تو فی الواقع شک ہو گیا کہ یہ وہ جامع ازہر نہیں جس کا نام نامی سنکر ہم دور دراز ملک سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے آئے۔ بلکہ ہم کہیں غلطی یا شامت اعمال سے کسی اور مکان یا شہر میں آ گئے ہیں۔ میں نے تو تمنا بھی کرنی شروع کردی کہ اللہ کرے ہم ہی غلطی خوردہ ثابت ہوں۔

کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک ایسے ترقی یافتہ شہر میں ایک حصۂ گوشہ ایسا بھی ہو جو ایک ہزار برس تک برابر اپنی ایک ہی حالت پر ایسا ڈٹ کر جما کھڑا اپنے محور پر حرکت کر رہا ہو کہ باوجود اس کے اسکے ارگرد ہزارہا انقلابات ہوتے چلے جا رہے ہیں تاہم اسپر ذرا بھی اثر نہیں۔

غالباً آپ کو میرے اس آخر کے جملے میں ایک اجتماع ضدین نظر آتا ہوگا۔ ڈٹ کر جما کھڑا ہونا اور پھر حرکت بھی کرنا۔!!

صرف میری زبان میں ہی یہ لفظی تضاد و اختلاف نہیں بلکہ جامع ازھر کے زور شور۔ جھومتے جھامتے انسانوں کی ظاہری حرکت اور باطنی جمود کے درمیان بھی ہے۔ اور اگر میں عبارت نویسی کی رو سے قابل مواخذہ ہوں تو یہ جامع ازہر کی شامت سے نہ یہ کہ میرے ادائے بیان کے کسی نقص کی وجہ سے

میرے احباب! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو نسبت اس ازہر کی ارد گرد تو آبادی کی ظاہری حالت اور اس جامع کے اندرونی پرانے زمانے کے ڈرامے میں تھا۔ وہی نسبت بعینہٖ ان پڑھنے پڑھانے والوں کی اپنی ظاہری حرکت اور اندرونی جمود کے مابین تھا۔ اور جو حالت کہ ایک شائستہ مہذب شریف انسان کی سانپیوں اور چوڑوں اور چماروں کے درمیان بدبختی سے کچھ دیر رہنے سے ہوتی ہے وہی ہماری تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ ہمارے شعوری تاثر کا ایک حصہ تو ان کے شور و غل میں خورد برد ہو جاتا تھا بغیر مبالغہ ہمیں تو اپنے آپ کا بھی بمشکل شعور تھا۔ اسقدر اور ایسا اچانک انقلاب ہماری ساری کائنات پر طاری ہو گیا تھا۔ کہ آپکے خیال میں بھی بمشکل ہی آسکتا ہے۔ اور اگر میں نے کچھ سخت لفظ استعمال کیے ہیں تو وہ میرے اس تاثر کا کچھ بقیہ باقی ہیں۔ ورنہ وہ خود مکان اپنی ذات میں سجدہ گاہ ہونے کے لحاظ سے مقدس ہیں۔

ازہر سے نکل آئے

ہم ایسی بیخودی کی حالت میں دبے پاؤں۔ دبے کان چپ چاپ جامع ازہر کے دوسرے دروازے سے نہ معلوم کیسے باہر نکل آئے۔ اور روشن اور تازہ ہوا لگنے سے کچھ ہوش آیا کہ ہم کہاں تھے اور کہاں ہیں۔ گویا ہمیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ انھوں نے ہمیں شور اور واویلا ڈال کر باہر نکال دیا ہے۔

ایک دو منٹ تک ہم پر بالکل خاموشی کا عالم طاری رہا۔ اور ایک دوسرے کو خالی نظروں سے دیکھتے رہے۔ گویا کہ ہم سخت صدمہ یافتہ مایوس مسکین کی طرح زبان حال سے یہ کہہ رہے تھے۔

که "اب پچھتائے سے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

اور درحقیقت چڑیوں کے شور سے کہیں بڑھکر وہاں شور اور جھنجلاہٹ تھی

جوں جوں مجھے اپنی سرگذشت اور ماجرے کا خیال آتا تھا۔ توں توں میرا رنگ اور تیور بدلتے جاتے تھے۔ یہاں تک باختہ حواس پھر کہیں ٹھکانے آکر گم شدہ قوت نطق جو دفعتًہ واپس ہوئی تو میں نے ازہر شریف کو بے تک سنانا شروع کر دیا۔ اسپر شیخ صاحب نے بے ساختہ بے اختیار قہقہہ مارا۔ اور پھر مجھے صبر و شکر کا وعظ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن اسکا موقع ہی کیا تھا۔ ایسے وقت میں کہ جب انسان آپے سے باہر ہو وعظ و نصیحت اسپر بہت کم اثر کرتی ہے خیر ہم دونوں اپنا مونھ لیے آہستہ آہستہ ہوٹل کی طرف واپس چلے۔ اور ہمیں نہیں خبر کہ ہم کس گلی میں داخل ہوئے کس گلی سے نکلے۔ دیر کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں آخر پوچھتے پوچھتے سیدھے راستہ پر آہی پہنچے۔

شہر کی سیر گوناگوں نظاروں سے اور دلفریب منظروں سے بھرے ہوئے شہر کو دیکھ کر طبیعت میں آئی کہ آؤ تھوڑا سا سیر ہی کرلیں۔ ایک دوکان سے دوسری دوکان میں جاتے اور اسکی عجیب عجیب نمائشوں کو باہر ہی سے دیکھ دیکھکر خوش ہوتے اور تعجب کرتے۔ دل میں آتا کہ ذرا اندر چلکر دیکھیں لیکن ابھی دروازے میں جھانکتے ہی تھے کہ دل پر رعب ہوکر دہل جاتا تھا ذرا بھی جراءت نہ پڑتی کہ آگے قدم اٹھائیں ہیرے اور الماس اور جواہرات کی دوکان پر سے اتفاقًا جو گزر ہوا۔ تو اندر کی چمک دمک سے آنکھیں چوندھیا جاتی تھیں۔ ہم باہر ہی سے مونھ اوٹھائے حیران رہ جاتے تھے۔ کہ یہ مکان کے اندر سے تارے کہاں سے جگمگا رہے ہیں۔ اگرچہ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ چھت سے بجلی کے لٹکے ہوئے زنگارنگ کے لیمپ ان گوناگوں جواہرات پر مختلف رنگوں میں اپنا انعکاس ڈال رہے تھے۔

اسوقت تو ہم بدھوؤں کی طرح ایک دوکان سے دوسری دوکان دوسری سے تیسری پر جاتے اور حیرت زدہ آنکھوں سے ہر ایک چیز کو دیکھتے اور خاک سمجھ نہ آتی ہوگی کیا ہے۔

اسوقت جو کلمہ انتقاد یا استحسان یا استغراب اپنے مونھ سے نکالتے تھے وہ ان سادہ لوح جاٹوں کی آپس کی بول چال سے کچھ کم نہ تھا۔ جو کہ پہلی مرتبہ ایک نئے خوبصورت شہر میں داخل ہوئے ہوں۔ جہاں قسم قسم کی کلیں۔ ریل گاڑیاں بگھیں۔ موٹر کار۔ بائیسکل اور ہزارہا دوسری چیزیں ہوں جنکو انھوں نے عمر بھر نہ دیکھا نہ سنا ہو۔ آخر ایسا ہی مارے مارے پھرتے پھراتے جو بھوک لگی

مصری کھانا تو ایک کھانے کی دوکان پر آئے جہاں مصری موٹے موٹے فول باقلا (مٹر اور لوبیا کے قسم کی ایک دال ہوتی ہے) زیتون کے تیل کے ساتھ کھانی پڑی۔ مجھے تو قے آگئی اور میرے پیٹ میں درد شروع ہوگیا۔ اسلیے میں سیدھا ہوٹل جاکر بستر پر لیٹ گیا۔ جوں جوں پیٹ میں درد زیادہ ہوتا تھا۔ توں توں ازہر کے ساتھ فول کے دوکاندار کو بھی برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ خیر اس پیٹ کے درد اور اس نئی یونیورسٹی کے دکھ میں ہائے ہائے کرکے مجھے نیند آگئی اور صبح تک بڑے آرام سے سویا۔ اور مجھے خبر نہیں کہ شیخ صاحب نے باقی ماندہ دن اور رات کیسے گزاری۔ (باقی دارد)

سلک مروارید کا چوتھا حصّہ

عالیہ خاتون

ایڈیٹر الحکم کا بمبئی کے ساحل سمندر سے لکھا ہوا قصّہ

سلک مروارید کے چوتھے حصّے کا نام عالیہ خاتون رکھا گیا ہی۔ اسکے تعلیم نسواں کے خاص پہلوؤں پر بحث کیگئی ہی یورپین فیشن کے دلدادہ مسلمانوں کے طریق معاشرۃ و تمدن کی حقیقت آشکارا کر کے محض اسلیے کوشش کی گئی ہی کہ انھیں اسلامی شعائر سے واقفیت اور ڈومسٹک لائف کی اُن برکات سے واقف کیا جائے ۔ جو اسلام نے عطا کی ہیں ۔ یہ

فرضی قصہ نہیں

بلکہ واقعات کی روشنی میں لکھا گیا ہی ۔ اور نسوانی زندگی کے معیار کو بلند کرنے کی خاطر لکھا گیا ہے ۔

ایک ہزار درخواستوں کے آنے پر

شائع کیا جائیگا ۔ انشاءاللہ العزیز ۔ سلک مروارید کی تقطیع کے

سوا سو صفحوں پر ہوگا

قیمت ۔۔۔ فی ۶ر

سکرٹری صاحبان توجہ کریں

سکرٹری صاحبان ۔ مہربانی کر کے بہت جلد جلسہ پر آنیوالے مہمانوں کی فہرستیں تیار کر کے مجھے اطلاع دیدیں کیونکہ مہمانوں کا اندازہ لگا کر مکانوں کا انتظام کرنا پڑتا ہی بہت سے سکرٹری صاحبان قطعاً اس امر کی پرواہ نہیں کرتے ہیں اور قادیان پہنچکر پہلے مکانوں کا مطالبہ کرتے ہیں ۔ جسکے لیے پھر بڑی سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ اور مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہی ۔ اس لیے سکرٹری صاحبان

---

(۲)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ اور ست سلاجیت

ممیرے کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کے خلیفہ اوّلؓ نے کی ۔ اور سرمہ کی ترکیب اُنھوں نے ہی تبلائی ہی اور فرمایا "برائے امراض چشم بسیار مفید است" ممیرے کی قیمت فی تولہ ۱۰۰ر سرمہ فی تولہ دو روپیہ (عہ) ست سلاجیت فی تولہ عہ ۔ مقوی اعضائے رئیسہ ۔ مشتہی طعام ۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و دق شیخوخیت قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ اور درد مفاصل کیلیے مفید ہی ؎

المشتہر

احمد نور کابلی

تاجر قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

۳

آنکھیں بڑی نعمت ہیں !

ان کی قدر کرو ۔ اور اگر انکے متعلق کچھ شکایت ہو تو اُسکے علاج میں سستی نہ کرو خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہی مرض کی تشخیص کے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہی ۔ اسکے بعد مناسب دوا دیجاتی ہی ۔ اور آنکھیں بنائی بھی جاتیں ہیں ۔ ناخونہ ۔ موتیابند ۔ پڑوال ۔ پھولا جالا ۔ ککرے ۔ ضعف بصارت ۔ خارش چشم وغیرہ امراض ہیں ۔ تشخیص شدہ شکایات کیلیے خاکسار کی منفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں جو بذریعہ وی پی بھی جاتی ہیں ۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں ۔

گرد ڈلکا سرمہ	فیتولہ	عہ/
گولی دافع ضعف بصارت	،،	عہ
خارش چشم کا انجن	،،	عا
سرمہ نوری	،،	۲ر

سرمہ زنگاری (از مولنا مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ)		
طبیب ہی	فیتولہ	عہ
سرمہ مروارید	،،	عنہ

المشتہر

حکیم محمد اسمعیل (ڈگر دیوال) قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

میں غیر قوموں کے اخبارات کے خاص نمبروں کی اشاعت کے اعداد دیکر ایک حق پرست قوم اور سلسلہ کے مخلصین پاک جذبات کی توہین نہیں کرنی چاہتا۔ اسکے یہ معنی ہونگے۔ کہ غیرت واحساس اشاعت دین کے لیے پیدا کرنے کے لیے جذبات آفریں امور کی ضرورت ہے جو قوم

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکی ہو

اور جسکے اخلاص وایثار نے عالم میں تبلیغ کے ذرائع پیدا کرلیے ہوں۔ اُس کو اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ

تبلیغی سلسلہ کے لیے یہ کام کیا جاتا ہے۔ کرو

میں چاہتا ہوں کہ یہ نمبر کم از کم دس ہزار شائع ہو اسلیے میں صرف سو آدمیوں کو پکارتا ہوں۔ اُنمیں سے ہر ایک سو سو کاپی خرید کر

دس ہزار کی تعداد مطلوبہ کو پوری کر دے

انشاء اللہ یہ نمبر کم وبیش سو صفحوں کا ہوگا۔ کاغذ نہایت عمدہ لگایا جائیگا اگر دس ہزار کی تعداد پوری نہ ہوئی میں شاید اسے شائع نہ کرسکوں گا۔ یہ اب جماعت کا کام ہے کہ وہ اسکی اشاعت یا عدم اشاعت کے سوال کو سوچے اسکا فیصلہ جلد ہو جانا چاہیے۔ تاکہ کام شروع ہو سکے۔

سلسلہ کی انجمنوں کی تعداد بھی تین سو کے قریب ہے اگر ہر ایک انجمن ۵۰ کاپیاں اوسطاً خرید لے تو پندرہ ہزار شائع ہو سکتا ہے۔ مگر میں ابھی کچھ نہیں کہتا واقعات اسکا جواب دینگے۔ اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ قیمت کیا ہوگی؟ ایک کاپی کی موجودہ حالت میں جبکہ سامان طباعت میں بہت مشکلات اور کاغذ گراں ہے۔ ایک کاپی پر ۵ر کے قریب لاگت آئیگی اور محصول ڈاک وغیرہ ملاکر ۶ر فی کاپی کی قیمت ہو سکے گی۔ کچھ شک نہیں کہ ایک کاپی کے خریدار کیلیے تو یہ بات بڑی نہیں۔ مگر جو شخص ایک سو کاپی خریدیگا اُسکے لیے ایک بڑی رقم دینی پڑے گی۔ مگر یہ بات ایک مخلص مسلم کے حوصلہ درجوش اشاعت وتبلیغ کیلیے ہیچ ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ اسکا حجم بجلد سو کے ۴ ۶ کا کردیا جاوے اور اس صورت میں ۸ر قیمت ہو سکے گی بہرحال یہ سوال بعد میں فیصل ہو سکے گا۔

فی الحال پہلا امر یہ ہے کہ دس ہزار کے لیے درخواستیں ہوں۔ اور میں اسکے لیے جماعت کے کریم النفس اور اشاعت سلسلہ کے لیے دردمند دل اور خاص کھنے والے

سو بزرگوں کو پکارتا ہوں!

اللہ تعالیٰ اسپر رحم کرے جو میری آواز کو سنے میں جذبات آفریں الفاظ میں اس تحریک کو پیش کر سکتا تھا مگر میں نہایت سیدھے سادے الفاظ میں ادائے مطلب کی ضرورت سمجھی ہے۔ فی الحال سو سو پرچوں کے لیے درخواستیں آنا چاہئیں۔ دس دس بیس بیس کی درخواستیں بھی درج رجسٹر ہونگی لیکن اولاً سو بزرگ اٹھیں اور اسکام میں میرا ہاتھ بٹائیں میں اپنے معاصرین سے ملتمس ہوں کہ اس تحریک کو شائع کردیں

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان -

وہ پرچہ کیسا ہوگا؟

الحکم کا وہ پرچہ کیسا ہوگا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے ہمکو اس نمبر میں مضمون لکھنے کے لیے اطلاعیں مل چکی ہیں۔

(۱) مخدوم مکرم حضرت میرزا بشیر احمد صاحب. ایم۔ اے

(۲) عالیجناب مولانا مولوی شیر علی صاحب. بی۔ اے۔

(۳) عالیجناب سید محمد اسحٰق صاحب. مولوی فاضل

(۴) عالیجناب مولوی ابو الہاشم صاحب. ایم۔ اے۔ آف بنگال

(۵) عالیجناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب.

فاضل عربی وناظر امور عامہ

اور بڑے اعلیٰ درجے کے صاحب القلم اصحاب کے مضامین کی بھی امید کیجاتی ہے۔ جیسے جیسے ان کے مضامین یا خطوط موصول ہوتے جائینگے ہم اعلان کرتے جائینگے۔ والسلام

محمود احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مسلمان صراط مستقیم کی تلاش میں

غلط راستہ پر۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

یورپ کے محاربہ عظیم کے انجام نے مسلمانوں کو جس قعر مذلت میں پھینکدیا ہے اسکے تصور سے بھی بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ صلح کی کانفرنس میں ٹرکی کی تقسیم کے سوال نے اسلامی ہند کو متحرک کر دیا ہے۔ وہ خلافت قسطنطنیہ کے اقتدار و وقار کو قائم رکھنے کے لیے اپنی زبان و قلم سے پورا زور لگا رہے ہیں۔ ایسے وقت میں انھیں انکی مجوزہ سکیم اور تجاویز کو غیر مفید کہنے کا حوصلہ کرنے والا ہر قسم کی ملامتوں کا ہدف ہوگا۔ لیکن یہ امر اسلامی غیرت اور جراءت کے سراسر منافی ہے۔ کہ انھیں ان کی غلطی سے واقف نہ کیا جائے۔ اسلیے میں بلاخوف لومۃ لائم محض اسلامی درد دل سے ایک آواز اُٹھاتا ہوں بہت ممکن ہے کہ یہ اسلامی فضا میں گونج کر رہ جاوے۔ اور

صدا بہ صحرا ثابت ہو۔

لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ آخر یہ صدائے بازگشت ثابت ہوگی۔ اس میں کبھی کوئی کلام نہیں کہ ٹرکی بحیثیت ایک اسلامی حکومت ہونے کے اسلام کی پولٹیکل اہمیت اور شوکت کا ذریعہ ہے اور اسکے تجزیہ یا زوال کا تصور بھی ایک مسلمان کو بیقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور مسلمان ہند کا یہ مطالبہ کہ اسکا تجزیہ نہ کیا جائے انھیں جذبات کا اظہار ہے۔ جو ان کے دلوں [illegible] موجزن ہیں۔

مگر میں اب اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کرونگا۔ کہ یہ گدا اگری کی خلافت انکی قوت و شوکت میں کیا اضافہ کرے گی۔ خلیفہ بنانا خدا تعالیٰ کا اپنا فضل ہے انسانی طاقتوں اور منصوبوں سے خلافت حقہ راشدہ نہیں معلوم ہوسکتی۔ اور نہ اس میں وہ برکات اور فیوض پیدا ہو سکتے ہیں جو خلافت راشدہ کا خاصہ ہیں۔ مسلمانوں کی یہ پہلی غلطی ہے کہ وہ ٹرکی کے تجزیہ کے سوال کو خلافت کے رنگ میں پیش کر کے کمزور کر رہے ہیں۔ اسلیے کہ برطانی مدبر اور صلح کے نمایندے اس بات سے ناواقف نہیں کہ تمام فرقوں کے مسلمان خلافت عثمانیہ کے متعلق اتفاق نہیں رکھتے۔ لیکن اس جراءت سے پیش کرتے ہیں خلافت کمیٹی کے علم بردار اور اس روح کے پیدا کرنے والے لوگوں میں جو شامل ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ مسلمانوں کو اس قسم کی چالیں سکھا کر کامیاب ہونگے یا اسلام کو بدنام کرینگے۔

حضرت مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی توجہ فرمائیں

کہ کیا یہ سچ نہیں کہ خود ان کے گھر میں علماء فرنگی محل سب کے سب اس مسئلہ پر متفق نہیں پھر ایک مختلف فیہ امر کو اپنے حقوق کے مطالبہ کا مبنی قرار دینا کہاں تک درست ہے بہتر تھا کہ وہ اس حقیقت کو صحیح طور پر پیش کرتے میری دلی آرزو ہے کہ مسلمان اپنی اس متاع گم گشتہ کو پالیں لیکن اگر وہ اسکو حاصل بھی کرلیں اسکے حصول کے لیے جس قربانی کو انہوں نے جائز رکھا ہے وہ ٹرکی کی حکومت سے بہت بڑھکر ہے۔

نور ایمان اور صداقت کی بلند پروازی نے مسلمانوں کو خاک سے اوٹھا کر عرش پر پہنچا دیا اور انھیں دنیا کے حکمران کر دیا تھا مگر آج ہم حکومت کیلیے اپنے عقائد کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ خدا کے لیے بتاؤ کہ یہ راہ ترکستانی ہے؟ یا راہ حرم۔

کیا ہم اپنے عقائد کو ظاہر کیے بغیر اپنے مطالبات کیلیے قوت نہیں رکھتے ؟ اور ہمارے دلائل کمزور ہو جاتے ہیں ؟

اسلام کی ترقی اور عروج کے اسباب میں جو بات سب سے اول تھی وہ اسلامی روح اور ہماری عملی قوت تھی۔ ہم خدا کے تھے اور خدا ہمارا تھا۔ ہمارے کانوں ہی میں نہیں بلکہ سینوں میں اور خون کے ساتھ ساتھ یہ الٰہی ارشاد گردش کر رہا تھا

اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ

اور آج وہی صدا آرہی ہے لا تھنوا و لا تحزنوا۔

انتم الاعلون ان کنتم مومنین ہ

اگر تم مومن ہو تو کامیابی تمھاری غلام اور فتح و نصرت تمھارے ہمرکاب ہے۔ لیکن اگر خدا کی جناب میں تمھارے اعمال مخذول اور تمھارے حرکات مردود ہو چکے ہیں تو تمھاری یہ لفاظیاں اور یہ ادعائی اور بلند پروازیاں

مذبوحی حرکات سے کم نہیں

دیکھو۔ اور یاد رکھو کامیابی کی روح اس حقیقت کے اندر ہے جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں پیدا ہوئی تھی۔ جب تک اس روح کو تم پیدا نہیں کرتے تم مردہ ہو۔ اور مردوں سے زندوں کی اعمال کی توقع کرنا حماقت ہے

تمام تحریکوں کو چھوڑ دو۔ اسوقت ایک اور صرف ایک ہی تحریک کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں دینی اور عملی روح پیدا ہو۔ وہ دنیا میں اسلام کی عملی فتوحات کے علم بردار ہو کر نکلیں۔ اور مغربی قوموں کو نیاز مندی کے ساتھ حلقہ اسلام میں آنے کے لیے پکاریں اس عمل کے لیے کسی ایجی ٹیشن کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ضرورت ہے اخلاص کی۔ ضرورت ہے صداقت پسندی کی۔ ضرورت ہے ایثار اور جفاکشی کی یورپ و امریکہ میں صداقت کے جھنڈے گاڑ دو اور انھیں حقیقت اسلام سے آگاہ کرو۔ اس سے بڑھکر کوئی فتح نہیں۔ اس سے بڑھکر کوئی حکومت نہیں اور خدا کے لیے اسیر

غور کرو۔ اور خدا سے حقانیت چاہو۔ + ؎

من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے

خدا از بہر ایں روز است ای دانا زہوشیارے

(اڈیٹر)

نظم

بندھا ہے الفت ہے اپنا خدا سے
نہ ہونگے ہم اب بت بیوفا سے

خدا کے سوا ہے اگر عشق جائز
تو ہے عشق کرنا حبیب خدا سے

کہ جس نے ہدایت کا رستہ دکھایا
بچایا ضلالت کی ہر ایک بلا سے

کیا ہمکو سرشار عشق خدا میں
پلائے ہیں توحید کے مے کے کاسے

کہا عشق مولا میں پاؤ تسلی
بچو بت کے تم ظلم و جور و جفا سے

کرو خانہ دل کی مشعل کو روشن
کہ رحمت نظر آئے تمکو خدا سے

کبھی آنکھ اندھی نہ ہو گی تمھاری
کرو آنکھ روشن جو نور خدا سے

اُسی کی محبت میں سرشار ہو کر
بچو گے زمانہ کی ہر ایک بلا سے

یقیناً ملے گا تمھیں دل کا مقصد
اگر تم بچو گے گناہ سے خطا سے

پڑھو جوش و اخلاص سے تم نمازیں
نہ مطلب رکھو کچھ ذرا بھی ریا سے

مرا جان و دل ہے فدا اُسپہ اشرف
ملا ہمکو مقصد اُسی رہنما سے

خاکسار محمد علی خاں اشرف عفا اللہ عنہ

خلافتِ صدیق

ایڈیٹر الحکم کا ایک لطیف مضمون

گزشتہ سے پیوستہ

(۱)

صدیقی ایمان اور صدیقی شجاعت کے امتحان کا دوسرا وقت

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جوہر ایمان کے پرکھنے کا وہ کپکپا دینے والا وقت ہے۔ جب ناحق شناس قوم نے اس کامل و کریم انسان سید المرسل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آخری کوشش کی کہ آپ کو قتل کرکے آئے دن کا جھگڑا انفصل کردیا جاوے۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس طرح سے فرمایا ہے۔ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ ؕ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ۝

(سورۃ انفعال رکوع ۳)

اس سے پہلی آیت میں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرکے فرمایا ہے جہاں سے یہ رکوع شروع ہوتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یعنی اگر تم تقویٰ اللہ اختیار کروگے تو تمہیں فرقان یعنی اعدائے ملت پر نمایاں فتح عنایت کریں گے۔ تمہاری کمزوریوں کی پردہ پوشی ہی نہ ہوگی بلکہ سیئات کی طاقتوں ہی کو سلب کرلیں گے۔ کفار کے مکائد سے تمہیں بچالینگے۔ نہ صرف یہ بلکہ بڑے بڑے فضل ہوں گے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ذوالفضل العظیم ہے۔ یہ ایک اصول بتایا اعدائے ملت پر نمایاں فتح حاصل کرنے کا۔ اور کامیابی کا۔ اور وہ گر کیا ہے تقویٰ اللہ۔ یہ اصول محض ایک خیالی بات ہوجاتی۔ اگر اسکا کوئی ثبوت نہ ہوتا۔ اس دعوے کے اثبات کے لیے سید المتقین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ کو پیش کیا ہے کہ۔

"جبکہ تیرے متعلق کافروں نے منصوبہ کیا کہ تجھے قید کردیں یا وطن سے نکال دیں یا ہلاک ہی کردیں۔ وہ تیرے قتل کے لیے منصوبہ بازیاں اور جان توڑ کوشش کررہے تھے اور ہم تیرے بچاؤ کی ترکیب کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تدابیر خیر و برکت سے بھری ہوئی ہیں۔ یعنی آخر میں ہمیں جیت گئے تیرا بال بیکا نہ ہوا"

(۱۵) یہ گھڑی کیسی سخت اور قیامت خیز تھی۔ مشہور ضرب المثل ہے "دوست مصیبت کے وقت پہچانا جاتا ہے" کیا اس سے زیادہ پر آشوب طوفان ممکن ہو سکتا ہے۔ ساری قوم سارے ملک میں ایک زہر پھیل گیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان لیجاوے۔ آپ کا سر لانے پر بیش قرار انعام مقرر ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں جو شخص آپ کی رفاقت کے لیے منتخب کیا جاتا ہے اسکی شجاعت، ہمت اسکے ایثار اور قربانی پر غور کرو۔ یہ وقت ہے جس کے لیے کہا جاتا ہے کہ

تاریکی میں سایہ بھی جدا ہوتا ہے انسان سے

مگر یہ عالی حوصلہ انسان۔ صداقت اور راستی کا شاہزادہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے اپنے مظلوم محبوب و آقا سید و مولیٰ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے کو آگے بڑھتا ہے اور اسطرح پر قیامت تک سچے محبوں عاشقوں۔ مریدوں اور ناصران ملت کے لیے یگانہ نمونہ ٹھہرتا ہے یہ کون ہے؟ یہ وہی ہے جو آج صدیق اکبر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

سوچو! کیا اسوقت رسول خدا کسی عظیم الشان یا جاہ و جلال پا جانیوالی حالت اور تلافی مافات کرنے والی حالت کی طرف جارہے تھے؟ صدیق اکبر دیکھتے تھے تمہاری دنیا سید الاولین والآخرین کے خلاف ہو

اور جان بچانے کی بھی کوئی سبیل نہیں چہ جائیکہ امیدوں کے لیے کوئی منتظر ہو- اللہ! اللہ ایسے نازک ترین وقت پر کیسی خوشی سے اپنے آقا و محبوب کا ساتھ دیتے ہیں- بال بچوں کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کرتے - کوئی بدرقہ تک ساتھ نہیں اپنے ہادی اور مولیٰ کے ساتھ چل کھڑے ہوتے ہیں- اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں دکھاؤ - ہم چیلنج کر سکتے ہیں تمام مذاہب والوں کو جو اسلام سے تعلق نہیں رکھتے - وہ اپنے ہادیوں کے صحابہ اور دوستوں میں ایسے شخص کی نظیر دکھائیں -

(۱۶) مسیح کے حواریوں سے مقابلہ

میں اسوقت مسیح کے حواریوں کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا- پطرس نے انکار کیا نعوذ باللہ لعنت بھیجی یہودا اسکریوطی نے پکڑوایا- اصحاب موسیٰ نے بھی کہدیا فاذھب انت و ربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون -

جسطرح حضرت نبی کریم سید الاولین والآخرین تھے اور ہیں اسی طرح کل انبیاء علیہم السلام کے صحابہ پر حضرت صدیق اکبر کو اس خصوص میں فضیلت ہے قیامت تک اسکی نظیر اب پیدا نہیں ہو سکتی- صدیق اکبر نے نہ صرف اپنی قربانی کی بلکہ اپنے اہل و عیال اموال و املاک سب کو اسی غرض سے قربان کر دیا- اور آخری نتائج نے جو ظاہر ہوئے ثابت کر دیا کہ صدیق اکبر ایسے مخلص دوست اور جاں نثار تھے کہ دنیا کی تاریخ اس نظیر سے عاجز ہے اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ خدا کی وحی نے اس واقعہ کو نصرت دین اور حمایت نبی الامین کا سبق سیکھنے والوں کے لیے نمونہ ٹھہرایا- چنانچہ فرمایا

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ○ (سورہ التوبہ)

یعنی اگر تم نصرت اسکو نہ دو گے (تو کچھ پرواہ نہیں خدا اسکا ناصر ہے) بلاریب اللہ تعالیٰ نے اسکی نصرت فرمائی دیکھو جبکہ کفار نے اسکو مکہ سے نکال دیا- اور وہ دو میں کا دوسرا تھا- جبکہ غار ثور میں تھے اور وہ اپنے رفیق سے کہہ رہا تھا کہ حزین و غمگین نہ ہو- اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے-

یہ آیت مدینہ شریف میں اُتری ہے جبکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مخالفوں نے بڑے بڑے منصوبے کیے اور متواتر فوج کشی کرکے چاہا کہ اسلام کو نیست و نابود کر دیں- شام کے رؤساء نے قیصر روم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھا لانا چاہا ایسی حالت میں بعض کچے اور منافق مقابلہ کرنے سے پیچھے ہٹے - اسپر اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نصرت کی طرف اشارا کیا ہے- اور وہ نصرت کس شکل میں جلوہ گر ہوئی صدیق کی رفاقت اور قربانی کی صورت میں -

سوچنے والے دل کو لیکر غور کرو کہ اس ساعت عسر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی مرافقت کے لیے کسی کو منتخب کیا ؟ ایسے نازک وقت میں پورے وفادار اور صادق و جاں نثار کے سوا کوئی اور منتخب ہو سکتا ہے پس واقعہ ہجرت جہاں حضرت صدیق اکبر کے اخلاص و وفا اور ایمانداری غیرت اور شجاعت کا ثبوت ہے- ساتھ ہی ان تمام الزامات کو تار تار کر دیتا ہے- جو ناحق شناس چشم بصیرت سے محروم انسان آپ پر لگاتا ہے-

(۱۷) ان اللہ معنا پر بحث

ایک قابل غور امر یہ ہے کہ اسم اللہ قرآن شریف میں نبوة و رسالت کے ساتھ ایسے موقعوں پر استعمال ہوا ہے جبکہ قومیں رسول رسالت کے مٹانے کے لیے جوش مارتی ہیں اور الوہیت اپنے بلا شرکت استحقاق کے نظام کے قیام کے لیے رسالت کی نصرت ضروری سمجھتی ہے-

اسوقت اللہ تعالیٰ اپنے ذاتی نام اللہ کو جو جامع جمیع صفات کا ملہ ہے استعمال کرتا ہے- اس سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ گو بڑے بڑے منصوبے اور مکائد ہوں گے وہ پاش پاش کر دیئے جائینگے- بعض اوقات اور صفات کا بھی استعمال کیا گیا ہے- جیسے صفت رب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ابدی اور غیر فانی تھی- آپکے بعد کوئی شریعت کوئی ہدایت آنیوالی نہ تھی- اسلیئے آپکی تائید اور

نصرۃ کی شان بلند کے اظہار کے لیے اسم اللہ کا اظہار کیا گیا۔

(۱۸) موسیٰ اور مثیل موسیٰ کا مقابلہ اس پہلو سے ان معی ربی سیہدین۔ ان اللہ معنا۔ رب اشرح لی صدری

یہاں فرمایا الم نشرح لک صدرک۔ ان اللہ معنا کہکر اللہ تعالیٰ کی محبت کا صدیق کے ساتھ ہونے کا ثبوت دیا۔ خدا کی محبت کن کے ساتھ ہوتی ہے؟ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون ایک اور مقام پر وان اللہ لمع المحسنین۔ واعلموا ان اللہ مع المتقین۔

حضرت صدیق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے متقی اور محسن ہونے کی دلیل ہے متقی کو جو انعامات ملتے ہیں وہ قرآن مجید میں بہ تفصیل بیان ہوئے ہیں۔ اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ لیکچر بہت طویل ہو جائیگا تو میں اس کی تفصیل کرتا مگر ایک بات کہے بغیر نہیں رہ سکتا متقی خدا کا محبوب ہوتا ہے ان اللہ یحب المتقین اور خدا کا محبوب ہونے کے لیے قرآن مجید نے ایک خاص ارشاد فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جس جس قدر انسان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرے گا۔ اسی قدر وہ خدا تعالیٰ کا محبوب ہوگا۔

اب صدیقی مقام پر غور کرو

وہ متقی ہی نہیں محسن بھی ہے۔ اور محسنی کے کیا معنی ہیں؟ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

اور خدا تعالیٰ کی یہ وحی لا تحزن ان اللہ معنا۔ آپکے کامل مسلم اور محسن ہونے کی دلیل ہے۔

(۱۹) بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ پر مختصر سی تقریر غرض خدا تعالیٰ نے صدیقی مصاحبت اور رفاقت کو قرآن کریم میں اپنی نصرت سے تعبیر فرمایا۔ میں اس مقام پر اس صداقت کے اظہار سے رک نہیں سکتا کہ یہ آیت ان اللہ معنا جہاں حضرت صدیق اکبر کی عظمت اور واجب الاحترام شخصیت کا اظہار کرتی ہے۔ معاً وہ خدا تعالیٰ کی ہستی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن کریم کی حقانیت پر ایک ایسی دلیل ہے کہ ایک دہریہ ایک میٹریلسٹ بھی انکار نہیں کر سکتا۔

یہ سورت برأت (توبہ) کی آیت ہے۔ اسوقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام قابل غور ہے۔ ایک وقت تھا کہ اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر مکہ میں ناگفتنی مصائب اور دکھ اٹھاتے ہیں۔

(مکّی زندگی کی حالت)

اور آج وہ وقت ہے کہ ایک مقتدر بادشاہ اور یگانہ باختیار مالک کی طرح حکم دیتے ہیں کہ وہ سرزمین جھوٹے دعوی داران۔ نابکار غاصبوں نجس فاسقوں اور اُنکے اصنام و اوثان کی جنس سے پاک کیجاوے۔ ایکطرف وہ آپکی مکی زندگی ہے۔ دوسری طرف مدنی لائف کا یہ خوق العادۃ کامیاب باب ہے۔ ان دونوں کے مقابلہ سے صاف کھل جائیگا کہ اس ساری کارروائی میں اس عیب الغیب عزیز و حکیم ہستی کا ہاتھ ہے۔ سورۃ برأت (توبہ) پر شجاعت تبلیغ کا اظہار کرتی ہے جو خدا کے کلام کے بغیر انسانی دماغ کا نتیجہ ہو ہی نہیں سکتی۔ غرض یہ واقعات قرآن مجید کی صداقت پر زبردست گواہ ہیں۔

(۲۰) صدّیقی قوت کی آزمایش کا تیسرا اور نہایت نازک وقت یہاں میں نے جو واقعات بیان کیے ہیں۔ یہ بجائے خود اس قدر اہم اور عظیم الشان ہیں کہ اگر حضرت صدیق اکبرؓ کی تائید میں کوئی ایک بات بھی پیش نہ کی جاوے۔ تو کوئی نہیں جو ان کے مقابلہ میں کوئی امر پیش کر سکے لیکن صدیقی فطرت کا عالی بیان ناقص رہیگا۔ اگر میں اس واقعہ کو بیان نہ کروں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سید المرسلین کا وجود ایک سپر اور بیش قیمت انعام تھا۔ خدا تعالیٰ کی وحی کا وہ مہبط اور تائیدات سماویہ کا مظہر تھا۔ لیکن آپؐ کی وفات کے ساتھ ہی وہ فتنہ عظیم عرب میں پیدا

ہوا جس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں کسی نبی کی وفات کے ساتھ پائی نہیں جاتی۔

عرب کی تمام تاریخوں کو پڑھ جاؤ۔ کامل ابن اثیر۔ ابن خلدون۔ طبری۔ کو پڑھکر دیکھو۔ سب متفق اللفظ ہو کر کہتی ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل عرب مرتد ہوگئے۔ اتنا بڑا ہنگامہ ہوا کہ اسکی تفصیل بجائے خود ایک مستقل مضمون ہو۔ مختصر یہ کہ مختلف قبیلے اور مختلف گروہ زکوٰۃ کے تارک ہوگئے۔ جھوٹے مدعیان نبوت نے الگ شورش پیدا کی۔ ضرر رسیدہ اقوام جدا موقع کی منتظر تھیں اہل کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مقابلہ نہیں کر سکے۔ وہ الگ موجود تھے۔ غرض نہایت پر آشوب اور خطرناک وقت تھا۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ ایسے خطرناک اور جان جوکھوں کے وقت میں کس نے اسلام کو زندہ کیا؟ اس آدم ثانی کا نام لو جس نے تعجب انگیز استقامت سے اس بار گراں کو اٹھایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک مشن کو خطرناک ہجوم سے بچالیا جسکو ۲۳ سال تک سرور عالم نے اپنی پاک جماعت کو لیکر سرسبز کیا تھا۔ اور جسکی آبپاشی کے لیے نہایت قیمتی جانوں کا خون بہا دیا گیا تھا؟ میں نہیں کہتا کہ اپنے قلوب کو ٹٹولو۔ اور نام لو۔ کہ اس عظیم الشان انسان کا جو ایسے وقت میں ابر فیض کی طرح اوٹھا اور اسلام کی مرجھائی ہوئی کھیتی پر برس گیا۔ یہ کون تھا؟ پھر اپنے قلوب سے سوال کرو۔ تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھو۔ تو نہایت جلی حروف میں۔ ہاں سنہری حروف میں لکھا ہوا نظر آئے گا

اسلام کا آدم ثانی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و علی خلفاء محمد و بارک وسلم

(باقی انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی)

قادیان

ان ایام میں قادیان کے اندر ایک عجیب سماں ہے قادیان کی ہر بات انسان کو مسیح موعود پر ایمان میں بڑھاتی ہے + چھوٹی سی بستی ہے جو کسی زمانہ میں بالکل گمنام بستی تھی۔ آج دنیا کے تمام کونوں میں شہرت حاصل کر چکی ہے۔ قادیان ایسی مقدس زمین ہے کہ اسکو دیکھنے اور اس سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے دنیا کے ہر کونے سے انسان جمع ہوگئے ہیں۔ آج اس چھوٹی سی بستی میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مثلاً پنجابی۔ اردو۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ پشتو۔ ملائی۔ ٹمیل۔ کرنولی۔ کناری۔ افریقی۔ مالاباری۔ بنگلہ۔ اڑیہ۔ ہر ہر ملک کے آدمی اسجگہ جمع ہیں۔ مثلاً پنجابی۔ ہندوستانی۔ افغانی۔ مالاباری۔ ماریشیسی۔ سیلونی۔ نائیجری۔ عربی۔ بنگالی۔ امیر سے لیکر غریب تک ہر طبقہ کے لوگ موجود ہیں + تعلیم کے لیے بڑے بڑے انتظام ہیں۔ ساری دنیا سے اس جگہ خط و کتابت ہو رہی ہے۔ ہر شان کے لوگ موجود ہیں۔ علماء۔ گریجوایٹ۔ منشی۔ عہدہ دار۔ وکیل۔ تاجر۔ رئیس غرض قادیاں نے اپنے اندر تمام چیزوں کو جمع کیا ہے۔ یہ سب کی سب مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ۔ روحانی کشش و جذب نے کھینچکر یہاں لا ڈالی ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مسیح موعود کا عظیم الشان الہام یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ لوگوں کے قلوب پر حکمرانی کر رہا ہے۔ ان کو انکے گھروں سے نکال نکال کر یہاں لا رہا ہے +

احمدیہ جلسہ جلسہ کے انتظامات بڑے زور شور سے شروع ہیں۔ (۲) ایک وفد لودھیانہ میں تبلیغی سلسلہ کے لیے روانہ کیا گیا ہے (۳) مدراس میں احمدیت کی ترقی زوروں پر ہے۔ غیر احمدی مباحثہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ ہماری طرف سے مکرم حکیم محمد سعید صاحب چودھری بڑے زور سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں انشاء اللہ یہاں سے بہت جلد وہاں کے لیے علماء روانہ ہوں گے (۴) ڈاکے کی تحقیقات ہو رہی ہے ہماری طرف سے مفتی فضل الرحمن صاحب اس کام پر لگے ہوئے ہیں +

اے میرے پیارے مولا!

از جناب مولٰنا مولوی ابو محمد محفوظ الحق صاحب علمی

میں تیری تعریف کس موںہ سے کروں - تیری مدحت کسطرح لکھوں - انبیاء بھی جس کام کو پورا کرنے سے عاجزی کا اظہار کریں - اولیا بھی جہاں حیرت میں پڑیں - میں ضعیف و ناتوان کس کھیت کی مولی ہوں - جو تیری حمد کما حقہٗ کر سکوں - تیری حمد پوری نہ کر سکنے کے باعث اور حمد کی اہمیت و عظمت کے سبب خموشی اور بے زبانی میرے لیے مناسب حال تھی - لیکن کیا کروں جان کی تڑپ اور دل کے جذبہ نے مجبور کیا کہ تیرے ہر احسان کو مدنظر رکھکر سر نیاز خم کرکے عرض کروں ؎

اے خدا قربان احسانت شوم
ایں چہ احسان ست قربانت شوم

ای میرے مولا کے پیارے خدائی کے تاجدار آقا - مدینے کے چاند نبیوں کے نبی آقا - محمد رسول فداک روحی میں تیرا ادنٰی اور کمترین غلام ہوں تیری عالی بارگاہ سے نسبت تمام کمالوں کا کمال اور ساری عزتوں کی عزت ہے جو تیرا خادم - اور غلام ہے وہ میرا آقا ہے - جو تیرا مخالف وہ میرا دشمن ہے - میں تیرے دروازے کے ایک ایک سنگ آستانہ سے منتیں کرکے یہی کہتا ہوں ؎

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی۔

وہ جو تیرے دروازے کی طرف نہیں جھکتا - میں اُسکی حالت پر افسوس کرتا ہوں اور تیری نعت گاتے ہوئے کہتا ہوں ؎

محمد عربی آبروئے ہر دو سرا است
کسی کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

اے میرے مولیٰ - میں تیرے اس جلوے کے قربان جو مکہ میں ہوا - اُس تجلی کے واری جو مدینہ میں ہوئی میں اُس پر فدا قادیان میں چمکا وہ جس نے کہا ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبٰی باشد۔

وہ جس نے فرمایا ؎

انبیا گرچہ بودہ اند بسے	+	من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
وارث مصطفٰی شدم بیقیں	+	شدہ رنگیں برنگ یار حسیں
آں یقینی کہ بود عیسٰی را	+	بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات	+	واں یقینہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں	+	ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں
لیک آئینہ ام زرب غنی	+	از پئے صورت مہ مدنی

وہ جس نے دعویٰ کیا ؎

احمد اندر جان احمد شد پدید
اسم من گردید اسم آں وحید

میرے آقا - شکر اور ہزار شکر کہ اس احمدی تجلّی نے مجھے نوازا - میں دور تھا مجھے پاس بلایا - غیر تھا مجھے اپنا بنایا - غافل تھا ہوشیار کیا - مردہ تھا زندہ کیا - قربان قربان اے میرے پیارے امام مہدی قربان - اے میرے پیارے مسیحا قربان اے ابن رسول اللہ قربان - اے سلطان احمد مختار قربان - تو ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا - مگر نہیں! ہمارے دلوں میں جلوہ افروز ہے - نہیں! نہیں!! بلکہ ہماری آنکھوں میں پھر رہا ہے - ہماری پتلیوں میں گھر کئے ہوئے ہے - تو ہمارے سامنے موجود ہے - ہم ایاز ہیں تو محمود ہے - محمود محمود سیدنا محمود ہمنے دنیا دیکھی زمانہ دیکھا - بہت سے ملک دیکھے مختلف لوگ دیکھے - عالم فاضل دیکھے - بڑے بڑے مدعی دیکھے - مگر ہم سچ سچ کہتے ہیں ؎

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری